اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

نمبر (۵) مطبوعہ ۲۹ جنوری ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

معلوم ہوتا ہو کہ مسیحیوں کو تھیوسوفی کے برخلاف قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ریفارم پارٹی کا ایک ہندو دوست ہندی اخبار میں لکھتے اور اپنی بیسنٹ کے بارہ میں اسطرح کہتا ہو۔ مسٹر کٹلے کا یہہ خیال کہ اہل ہنود کے لڑکوں میں چند خراب عادتیں پائی جاتی ہیں اور پھر اکثر کہ یہہ کہنا کہ یہہ خراب عادتیں مشنری تعلیم سے پیدا ہوئی ہیں (محض غپ ہی)۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ بعض خراب عادتیں ہیں لیکن ہم جو تھیوسوفسٹ نہیں ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہہ نتیجہ کس منطق سے نکالا گیا ہو کہ یہہ اثر مشنریوں کی تعلیم کا ہو۔ اگر مختلف مذاہب عالم بالا کے مختلف راستے ہیں جیسا کہ اپنی بیسنٹ نے کہا ہو تو تھیوسوفی کے ممبر پرچھ کر مشن سکول اور مشنریوں کو کیوں برا بھلا کہا جاتا ہو۔ اگر تھیوسوفی کے ممبر کسی سے جھگڑا کرتے نہیں پھرتے اور اپنے مخالفوں کے روبرو خاموش کھڑے رہتے ہیں تو کیوں اُن لوگوں پر لمبے لمبے اور چوڑے چوڑے فتوے لگاتے پھرتے ہیں جنہوں نے ہندوستان کو تعلیم دینے کے لئے جان تک لڑا دی اور اُن کمزوروں کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کو تھیوسوفسٹ چھونے بھی نہیں دیتے کہ مبادا پاک اور آلودہ ہو جاوے٭

مسیحی مذہب اور دیگر مذاہب

ایک خاص امر میں مسیحی مذہب اور دیگر مذاہب میں زمین و آسمان کا فرق ہو۔ دیگر مذاہب کے لوگ خیال کرتے ہیں کہ انسان اپنے افعال حسنہ کے عوض نجات کو خرید سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک گویا ایک قسم کا بازار لگا ہوا ہو کہ جہاں نجات بھی دیگر اشیا کے مانند خریدی جاسکتی ہو لیکن مسیحی مذہب کل مقدس بائبل کی تعلیم اُس کے برخلاف ہو اگرچہ اور مذاہب میں بھی عمدہ اخلاقی تعلیم پائی جاتی ہو لیکن اصول کے نادرست ہونیکے سبب سے دُنیا میں اچھے کام دینے کی قابلیت نہیں رکھتے مسیحی مذہب نیک کاموں پر از حد زور دیتا ہو بلکہ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ مسیح کے ذریعہ سے انسان نیکی کرنیکے لایق ہو سکتا ہو لیکن سچی نیکیاں مفت نجات حاصل کرنے کا پھل ہو اور جو نجات یافتہ نہیں ہو اُس سے نیکیاں ہو نہیں سکتیں کیونکہ انسان کا دل گناہ سے بھرا ہوا ہو اور گناہ آلودہ دل کی عبادت خدا کو منظور نہیں ہو سکتی پس خیال کیا جاسکتا ہو کہ بندگی سے خدا کو خوش کرنے والے یا ایسا ماننے والے حق اور راستی سے کسقدر بعید ہیں۔ خدا صاف شدہ دل سے خوش ہو اور ایسے دل کی عبادت خدا کو منظور ہو۔ کوئی اپنا دل اپنے آپ صاف نہیں کر سکتا لیکن خدا کر سکتا ہو اور خدا ہی کرتا ہو اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے کرتا ہو اور خدا جس کے دل کو صاف کر دیتا ہو ہم اُس کو نجات یافتہ کہتے ہیں اور اُسی سے نیکی ہو سکتی ہو اور اُسی سے خدا خوش ہو لیکن جو شخص نیکی کرنے سے نجات حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہو۔ وہ گویا اپنے بوٹ کے تسموں کو کھینچکر اور زور لگا کر اپنے کو اوپر اُٹھانا چاہتا ہو اور دیگر مذاہب ایسا ہی کرتے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ مسیحی شخص ایمان کے ہاتھوں سے خدا کے زور کو حاصل کرتا ہو اور پھر بلند ہوتا ہو۔ اس عظیم فرق کی نسبت سر مونیر ولیمز فرماتے ہیں۔ میں تو اپنے بارہ میں یہہ کہتا ہوں کہ بیالیس سال تک اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں بقدر بشری اِن کتابوں کے مطالعہ میں بڑا وقت وقف کر دیا اور جو کچھ اِن کتابوں کا لب لباب مجھے معلوم ہوا اُس موقعہ پر لیری

(سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم اوّل سطر ۱۴)

نُور افشَاں

پادری۔ اے۔ ایچ یونگ صاحب ایم ۔ اے ۔ ایڈیٹر

اسسٹنٹ ایڈیٹرز { پادری۔ جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب + پادری ایچ گولکناتھ صاحب ایم مسٹر ایم۔ ایل گیارام صاحب۔ بی اے + پادری علاءالدین صاحب بی اے پادری۔ پی۔ سی اوپل صاحب

عیسائی عقیدہ پر چند سوالات* اور اُن کے جوابات

سوال ۔۱۔ عہد عتیق کی کتابوں میں سے پوری دیانت کے ساتھ کوئی ایک ایسی پیشینگوئی بتلاؤ ۔ جو صراحت کے ساتھ یسوع کی خدائی کی خبر دیتی ہو ۔ اور پہلی کتاب کے وارثوں یعنے یہود نے اپنی تعلیم وتعلم کے رو سے اس وقت یا اس سے پہلے کسی زمانے میں اُس کے کوئی اور معنے نہ کئے ہوں +

جناب علامہ صاحب ۔ میں آپکے اس خیال کو سنکر بہت حیران ہوں ۔ کہ پرانے عہدنامہ سے خداوند یسوع کی اُلوہیت کا ثبوت طلب کرتے اس فقرہ پر کہ منکران مسیح اُس پیشینگوئی کو جو ثبوت کے لئے دیجاوے ۔ خلاف معنے نہ کرتے ہوں ۔ واہ صاحب کیا خوب ۔ یہہ تو وہ بات ہے کہ زید یہاں سنا جاتا ہے ۔ مگر بکر انکاری ہے اگر وہ قبول کرے کہ زید یہاں آیا تھا تو مان لیں گے ایسی سمجھ اور دانائی پر کیا کہا جاوے +

قوم یہود اگرچہ مسیح کے منتظر تھے پر اس مسیح کو جو مریم کے پیٹ سے پیدا ہو کر دُنیا میں رہا اور گنہگاروں کے لئے مارا گیا اور زندہ ہوا اور اب آسمان پر موجود ہے قبول نہیں کیا ۔ پس اگر منکران مسیح کی شہادت اُس کی اُلوہیت کے لئے ثبوت طلب ہے ۔ تو حضرت محمد صاحب کی رسالت کا ثبوت یہود و نصاریٰ کی شہادت پر کیوں نہیں رکھا گیا ۔ غرض جبکہ یہودی خداوند مسیح کی آمد مبارک کے انکاری ہیں کہ اب تک نہیں آیا ۔ تو ہم اُن کی شہادت بیان کا فکر نہیں کرتے ۔ پیشینگوئیاں تو بہت ہیں پر اُس زمانہ کے لوگوں نے نہ سمجھا اور نہ خداوند مسیح کی طرف منسوب کیا ۔ یہہ سب بھید روز پنتیکوست کے بعد کھلے جب رُوح القدس رسولوں پر نازل ہوا جیسا خداوند نے کہا تھا کہ وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دیگا یوحنا ۱۶: ۱۳ +

س ۔ ۲ ۔ یہود کے مختلف فرقوں کی شہادت سے ثابت کرو ۔ کہ کیا وہ سب یا ان میں سے کوئی ایک فرقہ اس زمانہ میں یا اس سے پہلے حضرت موسیٰ تک کسی اور زمانے میں کسی ایسے خدا کے آنے کا منتظر تھا ۔ جو کسی عورت کے پیٹ میں مجسم ہو کر اُس سے پیدا ہوگا +

ج ۔ ۲ ۔ جناب کوئی نہیں اور نہ ہم مانتے ہیں کہ خدا مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا خداوند مسیح کی خدائی مریم کے جسم پر موقوف نہیں ۔ مریم انسان تھی اُس سے انسان پیدا ہوا نہ خدا ۔ البتہ اُس انسان کے ساتھ الٰہی ذات نے تعلق کیا ۔ جیسا کہ ہماری رُوح ہمارے جسم کے ساتھ تعلق رکھتی ہے +

س ۔ ۳ ۔ یہود کے علماء کی شہادتوں سے ثابت کرو ۔ کہ موسیٰ سے لے کر آخر تک نبیوں کی معرفت نجات کے بارے میں اُن کو کیا تعلیم ملتی رہی ۔ کیا اُن کے اس وقت کے علماء اس گواہی کے دینے کے لئے طیار ہیں ۔ کہ اُن کو ہمیشہ سے یہی تعلیم ملتی رہی ہے ۔ کہ یسوع کے خون پر ایمان لانے سے تمہیں نجات ملیگی ۔ اور اگر اس وقت کے علماء نہیں ۔ تو کیا یہود کی کسی کتاب کے حوالہ سے ثابت کر سکتے ۔ یا کسی گذشتہ زمانہ کا پتہ دے سکتے ہو ۔ کہ اُس زمانہ میں وہ سب یا اُن کا کوئی خاص فرقہ اپنی نجات کا ذریعہ آنے والے کے سولی ملنے کو یقین رکھتا تھا +

ج ۔ ۳ ۔ یہودی امام اور اُن کے مقلدین مسیح کفارہ کی تعلیم کو اکثر نہیں سمجھے ۔ اگرچہ خدا نے اُن کو طرح بطرح بتلایا ۔ انہوں نے اپنی نجات شریعت کے کاموں پر رکھی ۔ اور اگر اُن میں سے کسی نے کچھ سمجھا تو بھی یہودی دباؤ کے نیچے رہا ۔ کیونکہ اُس زمانہ میں جو خداوند مسیح کا نام لیتا قوم سے خارج کیا جاتا تھا اور اُن لوگوں کو قومی عزت بہت عزیز تھی ۔ عموماً اُن کا یہہ خیال تھا کہ مسیح ایک زبردست بادشاہ ہو کر آویگا اور تمام دنیا پر حکومت و تسلط کر کے ہمکو سب پر سرفرازی بخشیگا ۔ اس واسطے وہ لوگ اس فروتن غریب مسیح سے جو مفلسانہ حالت اختیار کر کے اُن کے درمیان الگ ہو گئے ۔ اور نہ صرف الگ بلکہ اُس کو رد کر دیا ۔ پر اگر کسی نے کچھ خیال بھی کیا کہ یہہ ہی مسیح ہے تو بھی علانیہ عام لوگوں کے سامنے اقرار نہ کیا ۔ اگر کیا تو اُن کے سامنے جو اُس کے معتقد تھے مثلاً نیقودیمس اور یوسف ارمتیہ وغیرہ ۔ یوحنا ۱۹: ۳۸ اور لوقا ۲ سے ۳۵ آیت تک معلوم ہوتا ہے کہ بہت لوگ مسیح نجات دہندہ کے منتظر تھے ۔ لیکن صرف اُس بیوہ عورت اور شمعون نے خداوند کو آپنے ہاتھوں پر اُٹھا کر لوگوں کے سامنے اقرار کیا اور خدا کی تعریف کی اور اُن آیات کی عبارت سے معلوم ہوتا کہ یہہ تعریف اور شکرگذاری اُن لوگوں کے سامنے ہوئی جو خداوند کے منتظر تھے ۔ آپ شمعون کے بیان پر ذرہ غور کر کے دیکھیں تو معلوم ہو جائیگا کہ اُس نے صلیبی موت کیطرف اشارہ کیا اور بھی کہ گنہگار اُس کے سبب نجات پاوینگے ۔ نبیوں نے تو بہت کچھ کہا لیکن ہم اُس پیشینگوئی کو پیش کرتے ہیں جس کا ذکر انجیل میں دیا گیا ہے اور وہ بھی ایک دو کا ذکر کرینگے ۔ یسعیاہ ۔ باب بمقابلہ یوحنا ۱۲: ۳۸ و رومیوں ۱۰: ۱۶ + ۲۲ زبور مقابلہ ۲۷: ۴۶ + ۲۲ زبور آیت ۱۸ بمقابلہ یوحنا ۱۹: ۲۴ پھر ذکریاہ ۱۲ یوحنا ۱۹: ۳۷ یسعیاہ ۵۳: ۳ بمقابلہ مرقس ۹: ۱۲ + پطرس

---

*نوٹ کچھ عرصہ ہوا کہ ہمارے پاس ضلع گجرات کے ایک محمدی صاحب نے یہہ سوالات اس غرض سے بھیجے تھے کہ اُن کا جواب دیا جاوے ہم حسب خواہش سوال مع جواب ہمارے ایک مسیحی بھائی نے ہمارے پاس بھیجے ہیں جو اخبار میں شایع کرتے ہیں شاید ہمارے ناظرین میں سے کوئی صاحب کچھ اور تحریر کرنا چاہیں ہم گنجایش ہم جگہہ دینگے + ایڈیٹر

عبرانیوں ۹: ۲۸ متی ۱۰: ۱۷ یسعیاہ ۵۳: ۴، ۷ مقابلہ پطرس ۲: ۲۳ متی ۲۶: ۶۳ مرقس ۱۴: ۶۱ اعمال ۸: ۳۲ ✤

س ۴ - کفّارہ ایک عربی لفظ ہے جس کے معنے ہیں دبانے والا یا ڈھانکنے والا - جیسا کہ کافور کے معنے ہیں دبانے والا زہریلے مادہ کو - سو ان معنوں کے رو سے یسوع کے خون کا کفارہ باطل ہے - کیونکہ تمہارے ہی اقرار سے اِس کفارے پر ایمان لانے والے ہمیشہ سے بدکاریوں میں مبتلا رہے ہیں - تمہیں ماننا پڑتا ہے کہ داؤد نبی جو خدا سے الہام پاکر یسوع کے کفارہ پر ایمان لایا - مگر باوجود اُس ایمان کے اُوریاہ کو قتل کرایا - اور اُس کی عورت سے زنا کیا - اور اس کے ضمن میں دوسرے بہت گناہ کئے - یسوع کی تین نانیاں جن میں سے بنت سبع داؤد کی جورو بھی کفارہ پر ایمان رکھتی تھیں - سو جب کہ کفارہ ان معنوں کے رو سے باطل ہوا - تو پھر اس کے یہی معنے ہیں - کہ اگرچہ یسوع پر ایمان لانے والا ہر ایک بدکاری کرسکتا ہے مگر وہ بخشا جائیگا ✤

ج ۴ - کفارہ کے معنے ڈھانپنا جیسے آپ نے شرح کی ہم اُسے رد نہیں کرتے ✤

خداوند مسیح کے کفارہ نے ہماری شروع زندگی کی خطاؤں کو آخیر زندگی تک عدالت الٰہی کو پورا کر کے خُدا کی نظر سے ڈھانپ دیا گویا کہ خدا اب اُن پر نظر نہیں کرتا - اب وہ شخص عدالت میں نہیں آویگا جس کا ایمان خداوند مسیح کے کفارہ پر ہے وہ بچ گیا اُس کی عدالت خداوند مسیح پر ہو چکی - اور اب موجودہ زندگی میں خدا کی راہ پر چلنے کے لئے روح قدس کا فضل اُس کو دیا گیا لیکن ممکن ہے کہ کبھی عیسائی سے بھی خطا ہو جائے پر مچھلی کی طرح پانی یعنے گناہ میں نہیں رہیگا - بلکہ فوراً کھڑا ہوگا کیونکہ پاک روح کا فضل اُس کو گناہ کے کیچ سے نکال کھڑا کرتا ہے جو انسان اپنی جسمانی کمزوری سے گرتا پر خدا اُس کو سنبھالتا اور اپنی راہ پر چلاتا ہے دیگر جب ایک شخص بت پرست بیدین لوگوں میں پیدا ہوا اور گناہ اُس کی پچھلی اور پہلی زندگی میں ساتھ سلطنت کرتا رہا - وہ پاک راست سمجھا جاتا تو داؤد کیوں نہ سمجھا جاوے جو خدا کا نبی اور پیارا تھا کیا خدا نے اُس کو معافی نہیں دی - اگر نہیں دی تو اُس شخص کی معافی کس طرح ہوگئی جس کی تمام زندگی گناہ میں کٹی ✤

س ۵ - عیسائی عقیدہ یہہ ہے - کہ ایک سے زیادہ بیوی کرنا ناجایز ہے - اور دوسری بیوی سے اختلاط زنا کے حکم میں ہے - اِس پر اعتراض یہہ ہے کہ اِس اعتقاد کے رو سے یسوع کی جائز ولادت نہیں ٹھہر سکتی - کیونکہ پاکدامن وادی بنت سبع کا ناجائز تعلق جو داؤد سے ہوا تھا - وہ تیا نوے جوروؤں کے بعد ہوا تھا - سو عیسائی عقیدہ کے رو سے ایسی اولاد کا سلسلہ حلال طریق سے باہر ہے - اور توریت کے رو سے ایسی ذریت آسمانی برکات سے حصہ نہیں پا سکتی ✤

ج ۵ - عیسائی عقیدہ سے ہمیں کچھ تعلق نہیں پر کلام الٰہی پر ہمارا ایمان ہے - اُس میں بزرگوں کے لئے ممانعت کی گئی کہ دوسری بیوی نہ کریں - ۱ تمطاؤس ۳: ۱-۱۳ - البتہ بادشاہ کا قانون ہے کہ دوسری بیوی نہ کیجائے - اور یہودی شرع میں کثرت ازدواج کی ممانعت نہیں پائی جاتی - بایں سبب زنا کا داغ اُس پر نہیں آسکتا اور نہ کوئی عیسائی عقیدہ موسوی شرع کو ملزم ٹھہرا سکتا ہے اور بموجب خیال آپکے تو ابراہام اور یعقوب و اسمٰعیل وغیرہ بھی بری نہیں ہو سکتے ✤

س ۶ - اگر یسوع درحقیقت دوسروں کے گناہ اپنے سر پر لے کر خدا تعالیٰ کی نظر میں لعنتی ہو گیا تھا - تو دوسرے لفظوں میں اس کے یہی معنے ہیں - کہ خدا اُس سے درحقیقت بیزار ہو گیا تھا - اور اُس کو اپنی رحمت کے آستانے سے رد کر دیا تھا - اور اُس وقت وہ خدا کا پیارا نہیں تھا - بلکہ فرعون اور دوسرے کافروں کی طرح مورد غضب تھا - اور جیسا کہ ملعون کا دل خدا سے جدا ہو کر سیاہ اور سخت ہو جاتا ہے - ایسا ہی اُسکا دل بھی سیاہ اور سخت ہو گیا تھا - اور جیسا کہ درحقیقت بے ایمان ہوتا ہے - ایسا ہی وہ بھی درحقیقت بے ایمان اور مرتد ہو گیا تھا - کیونکہ لعنت کا مفہوم ضروری طور پر اُن تمام لوازم اور عوارض کو چاہتا ہے - سو بیان کرنا چاہئے - کہ کیا یہہ سچ ہے - کہ وہ اس مفہوم کے مطابق لعنتی ہو گیا تھا - اگر سچ ہے تو وہ نہ صرف گنہگار رہا - کامل لعنت کی وجہ سے شیطان کی مانند ہو گیا تھا - کیونکہ کوئی ملعون نہیں کہلا سکتا - جب تک کہ لعنت کے سارے لوازم اور لعنت کی ساری بدکاریاں اور بے ایمانیاں اُس کے دل پر محیط نہ ہو جائیں ✤

ج ۶ - میرے عزیز خدا آپ کو اپنی رحمت و فضل سے بچاوے - میں تو آپکی اِس بے تعصبانہ گفتگو پر حیران ہوں - جو نہایت حسد و کینہ اور غضب انگیز کلمات کے لباس میں نظر آتی ہے معلوم نہیں کہ ایسی سخت و کرخت باتوں سے آپ کسی کو کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں - اگر کچھ نقصان ہے تو ہمارا نقصان ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ خداوند مسیح نے ہمکو قبول کیا ہے درحقیقت خداوند یسوع پر ہمارے گناہوں کے سبب مار پڑی اور وہ غضب یا لعنت خدا کی جو ہم پر آنے والی تھی اُس پر آ گئی اور خدا بھی اُس سے بیزار ہو گیا جبکہ وہ سب کے گناہوں کو اُٹھا کر صلیب پر چڑھ گیا تھا - اور یہہ بیزاری بنی آدم کے ساتھ تھی - جب خداوند مسیح بنی آدم کی جگہہ کھڑا ہو کر اُن کے گناہوں کی سزا کا ذمہ دار ہوا - اور اُن کے عوض سزا اُٹھائی تو سزا کا اُس پر آ جانا بیزاری سے خالی نہ تھا - اور یہہ لعنت بنی آدم پر اس سبب سے تھی کہ اُس سے شریعت کی تعمیل پوری نہ ہو سکی جب خداوند مسیح نے اُس کی جگہہ قبول کی تو وہ لعنت یعنے غضب خدا کا اُس پر آ گیا اور اُس نے اُس غضب کا پیالہ پی کر بنی آدم کو رہائی بخشی دیکھو استثنا ۲۷: ۲۶ - اور یہہ کوئی قاعدہ نہیں کہ باپ بچوں سے ہمیشہ بیزار رہے جب اُن کو تنبیہہ دیچکتا ہے تو فوراً رحمت اور مہربانی کی نگاہ اُن پر کرتا ہے - خداوند مسیح نے خدا کے غضب کی برداشت کی تو پھر وہی محبت و مہربانی جو ازلی خدا باپ اُس سے رکھتا تھا بعد سزا ادا ہو جانیکے پھر شامل حال ہو گئی یعنے جب شریعت و عدالت کا تقاضی پورا ہو گیا تو خدا باپ کی خوشی و رضامندی کامل اُس کو ملی - اب خدا اُس سے نہایت خوش ہے کیونکہ اُس نے گنہگاروں کی نجات کے کام کو پورا کیا ✤

س ۷ - قیاس اور کانشنس اِس بات کو چاہتا ہے - کہ جس طرح بدی میں یہہ خاصیت ہے کہ وہ خدا سے دور ڈالتی ہے -

اور جہنم کی آگ کے لایق بناتی۔ اِسی طرح نیکی میں بھی یہہ خاصیت ہے۔ کہ وہ پھر خدا سے ملا دے۔ اور بہشت کے لایق کر دے قانون قدرت بھی یہی شہادت دیتا ہے۔ جیسا کہ بد پرہیزی اور بے اعتدالی مرض پیدا کرتی ہے۔ ایسا ہی پرہیز اور پابندیٔ اعتدال صحت کو واپس لاتی ہے۔ غرض جبکہ بجو بدی اپنے اندر یہہ تاثیر رکھتی ہے۔ کہ اُس کا مرتکب بغیر ضرورت کسی اور سبب کے ہمیشہ کے جہنم میں جاتا ہے۔ تو اس صورت میں قانونِ قدرت احتمال اسباب کرتا ہے۔ کہ نیکی بھی کوئی ذاتی تاثیر جنت تک پہنچانے کی اپنے اندر رکھتی ہو۔ ابراہیم نے اپنے بیٹے کو قربان کر کے خدا تعالی کی نظر میں کس قدر درجہ حاصل کیا۔ یہہ نیکی کی تاثیر کی ایک نظیر ہے۔ پھر جبکہ قدیم سے بدی کا کفارہ نیکی ہی آتی ہے تو پھر اس بناوٹی طریق سے کیا حاصل کہ زید گناہ کرے۔ اور خالد اُس کی عوض میں پھانسی ملے۔ قانونِ قدرت میں اِس کی کوئی نظیر دیکھی نہیں جاتی۔ کہ ایک شخص کے سولی ملنے سے دوسرے آدمی کی بیماری اچھی ہو جاوے +

ج ۷۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ کامل نیکی خدا کے نزدیک لیجاتی اور خدا کے ساتھ ملاپ کراتی۔ آسمانی و جلالی برکتیں اور خوشیوں میں شراکت بخشتی ہے۔ پر یہہ نیکی کس شخص میں پیدا ہوئی اور آیندہ اُمید ہے کہ کسی میں ہوگی۔ بدی انسان میں سرشتہ ہے اور اُس کی تمام طبعی طاقتیں اور ذاتی خاصیتیں پیدایش ہی سے بد ہیں۔ جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے۔ تب ہی اُس کے خصایل ماں باپ کے سامنے برائی کے ساتھ ظہور دکھلاتے رہتے ہیں مثلاً ضد کرنا۔ چھپ کر شی کھانا جب اُس سے ذرا زیادہ اپنی زندگی میں ترقی کی تو گھر سے چیزیں لیکر بازار بھاگنا۔ غرض جس قدر وہ قد و قامت اور تجربہ دنیا میں بڑھتا جاتا ہے اُسی قدر شرارت میں بھی ترقی کرتا ہے پس جب بدی سرشتہ ہے تو اُس کی تمام طاقتیں گناہ آلودہ ہیں اور اُس کی زندگی کے تمام نتایج یعنی افعال و اقوال خواہ بصورتِ ظاہر نیک یا بد نظر آویں گناہ کی ملاوٹ سے کوئی بھی خالی نہیں۔ غرض خواہ گرجے جاوے یا مسجد جاوے۔ اگرچہ آدم کی طبیعت کے ساتھ عبادت کی کاروائی ہے تو گناہ کی خاصیت سے باہر نہیں۔ پس نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ انسان کی ذات میں نیکی نہیں اور نہ اُس سے ہو سکتی ہے دیکھو زبور ۵۳۔ ۱ آیت سے ۳ تک +

دیگر جب آپ نے ابراہام کے بیٹے کی قربانی نیکی کی نظیر قربتِ الٰہی کے درجہ تک پہنچنے کا سبب منظور کر لی تو اب ہمیں نیچر یا قدرتِ قانون سے کوئی دلیل پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے یعنی اگر ابراہام اپنے بیٹے کی قربانی گذراننے سے خدا کی نظر میں منظور ٹھہرا تو آپ کی وہ بات ٹوٹ گئی کہ ایک کے مارے جانے سے دوسرے کو سلامتی نہیں پہنچ سکتی گویا جب اضحاق کی قربانی نے ابراہیم کو قربتِ الٰہی بخشی تو کسی اور کی قربانی جو اس سے اعلیٰ درجہ ہے گنہگار انسان کو خدا کی نظر میں منظور کیوں نہ کرا دیگی۔ اس نظر سے تو آپ کے قدرتِ قانون کے قاعدے کو برطرف کر دیا کہ زید گناہ کرے اور بکر مارا جاوے۔ اب یہہ بات آپ نہیں کہہ سکتے جبکہ اضحاق کی قربانی نے ابراہیم کو خدا کے دربار میں عزت بخشی تو گویا بکر کی مار زید کو فائدہ دیگئی +

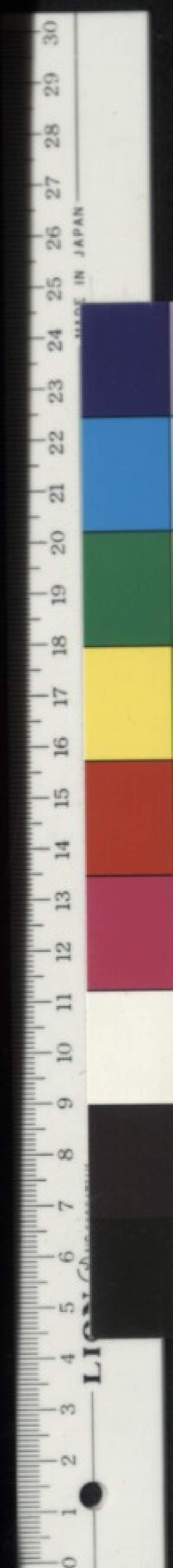
سوم جب ابراہام کے بیٹے کی قربانی اُس کے لئے راستبازی ٹھہر کر خدا تعالی کی نظر میں درجہ حاصل ہوا۔ تو خدا کے بیٹے کی قربانی تمام جہان کے لئے راستبازی کا موجب کیوں نہ ٹھہرے۔ اور نیچر میں تو یہہ بھی قاعدہ ہے کہ ایک کی موت دوسرے کے لئے زندگی اور سلامتی ہے۔ جانور جانور کو کھاتے۔ نباتات کھاتے۔ ایسے ہی انسان بھی کئی جانوروں کو اپنی زندگی کی سلامتی کے لئے کھاتے رہتے ہیں۔ غرض ایک کی موت دوسرے کی سلامتی ہے۔ یہہ سلسلہ ہی جاری چلا جاتا ہے پھر باپ برائی کرے بیٹے تکلیف اُٹھاتے اگر باپ اچھا کام کرے تو بیٹے بھی فیض اُٹھاتے ہیں ایک کے کام کا نتیجہ دوسرے کو ملسکتا ہے +

چہارم۔ اگر اونٹ وغیرہ کی قربانی مسلمانوں کے لئے حاصلِ ثواب ہے تو خداوند مسیح کی قربانی ہمارے لئے فیض کا موجب کیوں نہ ٹھہرے۔ اور اگر اضحاق کی قربانی نیکی و راستبازی کی نظیر ہے تو خدا کے بیٹے کی قربانی راستبازی کی نظیر کیوں نہ سمجھی جاوے۔ اور یہہ قربانی جو ابراہام نے اپنے بیٹے کی دی وہ خدا کے بیٹے کی قربانی کی فوٹو تھی۔ کہ خدا نے جو ابراہام سے اُس کے بیٹے کی قربانی طلب کی تو یہہ ایک اُس کو علامت و نشان دکھلایا گیا تھا کہ ایسے ہی میں اپنے بیٹے کو گنہگاروں کے کفارہ میں دونگا۔ جس کے ذریعہ اُن کی سلامتی ہو۔ غرض اضحاق خداوند مسیح کا نشان تھا جس پر ابراہیم نظر کر کے خداوند مسیح کے کفارہ تک پہنچا۔ یعنی اضحاق پر سے نظر اُس کو مسیح تک لے گئی دیکھو عبرانی ۱۱: ۱۷ سے ۱۹ یعقوب ۲: ۲۲-۲۳ +

پنجم کسی شخص کو اپنی جان دینے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ کسی انسان کی جان اس کی اپنی ذاتی ملکیت نہیں ہے چنانچہ اِسی بنیاد پر یہہ قانون مبنی ہے کہ اگر کوئی اپنی جان کو دینا چاہے یعنی خودکشی کا ارتکاب کرے تو سزا پائے لیکن خداوند یسوع مسیح کی جان اُس کی اپنی ذاتی ملکیت تھی۔ مسیح کو اپنی جان دینے یا نہ دینے کا ہر طرح سے خدا کی طرف سے اختیار حاصل تھا۔ چنانچہ صاف طور پر اس کی تشریح یوحنا ۱۰: ۱۸ میں موجود ہے۔ وہ کہتا "کوئی شخص اُسے (یعنی جان کو) مجھ سے نہیں لیتا پر میں اُسے آپ سے دیتا ہوں۔ میرا اختیار ہے کہ اُسے دوں اور میرا اختیار ہے کہ اُسے پھیر لوں۔ یہہ حکم میں نے اپنے باپ سے پایا +

س ۸۔ چونکہ خدا نے کسی کو ہلاک کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ اس لئے بالطبع یہہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ خدا نے اُن پلید روحوں کے نجات کا کیا بندوبست کیا ہے۔ جو انجیل کے رو سے ہمیشہ گناہ کرتی اور دوسروں کو ستاتی ہیں۔ پھر جب کہ کوئی شخص بجز اعمال سے بچ نہیں سکتا۔ تو اس صورت میں یہہ سوال ہے کہ اُن روحوں کے لئے اور اُس مخلوقات کے لئے جو اس آدم سے پہلے گذر چکی ہے یا جو دوسرے ستاروں میں آباد ہیں۔ خدا نے کس بیٹے کو سولی دیا۔ کیونکہ مسیح نے انجیل میں کہیں یہہ دعویٰ نہیں کیا ہے۔ کہ میرا کفارہ اِن بنی آدم کے سوا دوسری مخلوقات کے لئے بھی ہے +

ج ۸۔ عالمِ جنات اور پلید روحوں کے لئے خدا کے کلام میں کوئی بندوبست نہیں پایا جاتا اگر قرآن مجید میں کوئی تدبیر اُن کی نجات کی ہے تو بہت بہتر۔ خداوند مسیح کا کفارہ بنی آدم کے لئے





نبی لعمال کے لئے۔ اگر آپ یہہ فرماویں کہ اُن کا کیا علاج تو بہتر ہو کہ آپ خدا سے دریافت کریں شاید وہ کسی شفیع کا آپ کو پتہ بتلاوے اور میری سمجھ میں یہہ بات نہیں آتی کہ آپ کو پلید روحوں کی ذمہ داری کس نے دی۔ میرا خیال ہو کہ آپ اُن ہی سے دریافت کریں کہ وہ اپنے حق میں کیا سوچتی ہیں۔ دیکھو متی ۸: ۲۹ ”اور دیکھو اُنہوں نے چلاّ کے کہا کہ اے یسوع خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام تو یہاں آیا کہ وقت سے پہلے ہمیں دکھ دے“ ✚

مراسلات

رسالہ مسیحی میں مضمون کفارہ

رسالہ مسیحی نمبرا میں کفارہ کے عنوان سے ایک مضمون شایع ہوا ہو۔ ہمارے خیال میں ایک دو امور اس کے تشریح طلب ہیں اگر ایڈیٹر صاحب رسالہ مذکور ان کی طرف توجہ فرماویں تو ہم مشکور ہونگے اور وہ یہہ ہیں۔

آپ فرماتے ہیں (۱) کہ ”اگر خدا کی غرض صرف اتنی ہوتی کہ گناہ کو دور کرے تو اُس کے لئے اِس کام کو پورا کرنا بغیر اپنے بیٹے کو دُنیا میں بھیجے ممکن تھا“ اور یہہ امکان آپنے اس طرح سے نکالا ہو۔ (۲) کہ ”گناہ محدود شَے ہو ہمارے دل اور مرضیاں بھی محدود ہیں۔ اسلئے ہمارے گناہ کا بوجھ خدا کی جُدائی کے ساتھ تل نہیں سکتا“ پھر آپ فرماتے ہیں (۳) کہ ”مسیح کا کفارہ خدا کے اِرادوں میں جملہ معترضہ کے طور پر آگیا جب کہ آدم گناہ کر بیٹھا“ اِن تینوں امور پر مفصلہ ذیل اعتراض ہیں ✚

(۱) سوائے ابن اللہ کے دُنیا میں آنے اور کسی طرح سے ممکن ہی نہ تھا کہ گناہ دور ہو سکے۔ اِس پر یہہ دلایل ہیں اوّل۔ گناہ کے واسطے کفارہ ضروری ہو ”بغیر خون بہائے معافی نہیں“ لیکن کوئی مخلوق کیسا ہی پاک اور مقدس کیوں نہ ہو کسی کے عوض اپنی جان کفارہ میں نہیں دیسکتا۔ اِس لئے کہ کسی مخلوق کی جان اپنی نہیں ہو۔ اور جو چیز اپنی نہیں وہ کس طرح سے دی جاسکتی اور قبول ہوسکتی ہو۔ دوئم۔ اگر خدا کسی مخلوق کی جان مخلوقات کے گناہ کے عوض دیدے تو وہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہوگا۔ یا تو وہ مخلوق خوشی سے اپنی جان دے یا خود خدا ہی اپنی مرضی سے مخلوقات کے عوض ایک مخلوق کی جان دے پہلی حالت پر دلیل اول میں اعتراض ہوچکا ہو۔ دوسری حالت خدا کی ذات کے خلاف ہو۔ اوّل تو اِس لئے کہ ایک بیگناہ گنہگاروں کے عوض ماراگیا دوئم اِس لئے کہ ایسے حال میں مخلوقات کا ایک جزو مغضوب رہا اور اِس طرح سے نجات ناتمام رہی پس دونوں طرح سے ذات باری کے بہتر انتظام مخالف ہو۔ الغرض ضرور ہو۔ کفارہ ہونے والا خود اپنا مالک ہی ہو مگر کوئی مخلوق اپنا مالک نہیں ہو لہذا کوئی مخلوق کسی کے عوض کفارہ نہیں ہوسکتا مگر صرف وہی کہ جس سے اور جس کے وسیلے سب چیزیں پیدا ہوئیں کفارہ ہوسکتا ہو۔ اور ہونا چاہئے ہو اسلئے کہ بغیر خون بہائے معافی نہیں ہو ✚

۲۔ گناہ محدود شَے تو ہو مگر ابدیت کی طرف بڑہتا جاتا ہو اسلئے اگر اِس کے مقابل کوئی ایسی چیز آوے جو ابدیت کی طرف بڑہ رہی ہو تو گناہ اور وہ چیز جو اس کے مقابل آوے دونوں فنا ہوجاینگے۔ اِس لئے کوئی مخلوق گناہ کے مقابل نہیں ہوسکتی کیونکہ اگر اس کا قیام ہو تو ابدیت کی طرف بڑہنے والی ہوگی۔ اور ایسے حال میں دونوں کا فنا ہونا لازمی ہو۔ پس ضرور ہو کہ گناہ کے مقابل ایک ابدی آوے اور وہی گناہ کو دور کرسکتا ہو۔ ہاں اَب ابدیت ہی اسکو نیست کرسکتا ہو۔ اور اس کے سوا کوئی نہیں اور سوائے تجسّم کے ایسا نہیں ہوسکتا تھا۔ اور ”ایسا کہنا شیطان کو خدا پر فتحمند کرنے کے برابر“ نہیں ہو۔ جیسے کہ رسالہ مسیحی نے تحریر کیا ہو۔ دیکھو رومیوں ۸ باب ۳ آیت ✚

۳۔ یہہ ماننا کہ جب آدم گناہ کر بیٹھا تو خدا کے ارادوں میں مسیح کے کفارہ کا خیال جملہ معترضہ کے طور پر آگیا۔ عجیب بے ڈہنگا خیال معلوم ہوتا ہو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ازل ہی سے آدم کے گناہ کا دفعیہ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہئے۔ کہ مسیح کا کفارہ خدا کے اِرادہ میں تھا۔ ہم اِس تجسّم کو جو ظاہر ہوا کفارہ کے خیال سے الگ نہیں کرسکتے ہیں۔ اور جو آیت رسالہ مسیحی نے اِس مسئلہ کی تائید میں پیش کی ہو۔ وہ زیادہ تر ہماری رائے کی تائید کرتی ہو یعنے خدا نے ازل ہی میں اپنی پیش بینی سے ہمکو مسیح کے کفارہ کے ذریعے لیپالک بنالیا ✚

ہم اِس بات کو مانتے ہیں کہ اگر گناہ دُنیا میں نہ ہوتا تو بھی کلام اللہ کا تجسّم ضروری تھا۔ مگر وہ تجسّم اِس طرح کا نہ ہوتا بلکہ اُس میں اذیت پذیری کا خیال بھی نہ ہوتا۔ مگر کلام کا یہہ تجسّم شروع سے آخر تک کفارہ دیتا رہا۔ جب تک کہ اُس نے نہ فرمایا۔ کہ ”پورا ہوا“ ✚

راقم
ناظر مسیحی

بائبل شریف
اُسکی
شہادات۔ خصوصیات و تاثیرات
بقیہ
خصوصیات بیبل شریف

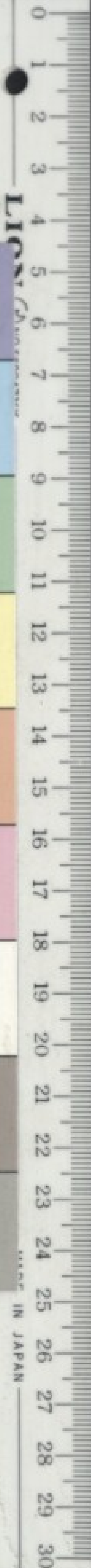
(۱۳) ماسوا اس کے بائبل کی یہہ بھی ایک خاصیت ہو کہ اِسمیں نیک آدمیوں کے بُرے کام سادہ طور پر بیان ہیں وہ بہادروں کی پرستش کے لئے ترغیب نہیں دیتی ہو۔ بعض بعض نہایت مشہور وسیلوں کے افعال کی وجہ سے جو اس میں پائے جاتے ہیں خدا کے

دشمنوں کو ہر زمانہ میں موقعہ ملا کہ وہ انکی نسبت کلام کفر نکالیں بہت حالتوں میں وہ ایسے تھے کہ ہم ان کے قصوروں کو بہ سبب ان کے معمولی چال چلن کے ایسا نہیں سمجھتے کہ وہ ایسے افعال کر بیٹھنے قابل تھے۔ ابرہیم نے جو بالخصوص خدا پر اپنا ایمان رکھنے کے لئے مشہور تھا دوبارہ اپنی بیوی کو ترغیب دی کہ وہ اپنے آپ کو اُس کی ہمشیرہ ظاہر کرے تاکہ وہ اپنی زندگی کے ایک متصور خطرہ سے بچ جائے موسیٰ جو اپنی حلیمی کے باعث مشہور تھا ایک دفعہ غضبناک ہوکر بولا اور ایک ایسا بیجا اور نامناسب کام کیا کہ خدا نے اسے ملک کنعان میں داخل نہونے دیا شاہ سلیمان جو سب سے زیادہ عقلمند تھا بت پرستی کی بیوقوفی میں برگشتہ ہوگیا۔ الیاس جو انبیا میں سب سے بہادر تھا ایزبل کے دھمکانے پر اپنی جان بچانے کے واسطے بھاگ گیا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ تک ناامیدی کی حالت میں رہا۔ حزقیاہ جو ایک نیک بادشاہ تھا جب خدا نے اسے چھوڑ دیا تاکہ اُسے آزمائے تو اُس نے اپنے ذاتی غرور اور جھوٹے فخر کا اظہار کیا۔ داؤد جو خدا کے ارادوں کو جانتا تھا وہ بہ سبب معیوب تقصیر زناکاری کے قتل کیا گیا اور پطرس رسول نے جو مسیح کا سب سے زیادہ سرگرم شاگرد تھا اس نے اپنے مالک کا تین مرتبہ انکار کیا یہہ خاصیت نہ صرف ایک ہی یا زیادہ کتابوں سے متعلق ہے بلکہ پوری جلد سے +

(۱۴) اس کے راست بیان کے ساتھ جو خاص خاص اشخاص کے قصور کی نسبت ہے وہ سکوت جو کل جلد میں قومی نیکیوں کی طرف یا اطراف میں ہے قابل غور ہے۔ بائبل میں اسرائیلی لوگ جنہیں خدا نے خاص اپنی قوم چن لیا تھا اور جنہیں اُس نے اپنے فرمان اور حکم جو اور لوگوں کے پاس نہ تھے عطا کئے۔ روئے زمین کی کل قوموں میں افضل بیان کئے گئے ہیں لیکن اس کے ساتھ یہہ بھی بیان ہے کہ وہ حقوق جنہیں وہ استعمال کرتے تھے۔ ان کی راستبازی کے باعث اُنہیں نہ ملے کیونکہ وہ سرکش لوگ تھے اسی طرح جب ان کے دلیرانہ کام مثلاً ملک کنعان کی فتحیابی مدیانیوں کا جدعون اور اُس کے تین سو آدمیوں سے ہلاک ہونا اور دوسرے کام جو یونانیوں اور رومیوں کے بہادروں سے بڑھکر تھے کا ذکر ہوا ہے تو ان کی عظمت نہیں کی گئی ہے بلکہ صرف خدا ہی کی تعریف ہوتی ہے تاکہ وہ یہہ کہہ سکے کہ میری طاقت یا میرے بازو کی توانائی سے یہہ ہوا وہ ہوا۔ اُن کی عظمت اور تعریف کی صرف ایک ہی مثال یاد ہے وہ ڈبورا کے گیت میں زبلون اور نفتالی کی بابت ہے کہ وے اپنی جان کو موت کے خطرے میں میدان کی بالا جگہوں میں ڈالتے تھے دیگر مورخان مثل تھیوسی ڈائیڈیز اور ٹاسیٹس نے بلا رعایت خطاؤں اور قصوروں کا بیان کیا اور دوسرے شاعر مثل جوئیل اور جانسن کے اپنے ہموطنوں کی بدی کا بیان کیا۔ لیکن دُنیا نے ایسے مستقل سکوت کی نسبت جسے ایک سلسلہ مورخوں اور شاعروں نے قومی خلاق کی بابت جن سے وے متعلق تھے اور جن کے واسطے اُنہوں نے لکھنا اختیار کیا کبھی کوئی دوسری مثال نہیں پائی ہے یہ صرف پرانے عہد نامے کے نوشتوں کا حوالہ دیا ہے لیکن یہہ کیفیت نئے عہد نامہ کے نوشتوں سے متعلق ہے صرف فرق یہہ ہے کہ ان میں یہہ واقعات ایسے تعجب انگیز نہیں ہیں +

(۱۵) میں پچھلے واقعہ کے متعلق بائبل کی دوسری خاصیت کا ذکر کرتا ہوں کہ جن قوموں پر اُس کے مختلف نوشتوں میں اسرائیلیوں پر ان کی بت پرستی اور دوسری بدکاریوں کے باعث خدا کی بہت سخت سزاؤں کی دھمکیاں ہیں۔ انہی نوشتوں میں اکثر اُن وعدوں کا ذکر ہے جو وہ اُن کو بسبب ایک قوم ہونیکے آخر میں معاف کرنیکو کہتا ہے اور یہہ کہ آئندہ میں اُن کی سرفرازی اور بڑھتی ہوگی۔ بے شمار دھمکیاں استثنا اور نیز ہر ایک پیغمبرانہ کتاب میں ابتدائے برکتوں کی پیشین گوئی کے ساتھ قریب قریب ہمیشہ پائی جاتی ہیں۔ نہ صرف موسیٰ بلکہ یسعیاہ۔ یرمیاہ۔ حوسیا۔ یوئیل عاموس۔ ابدیاہ۔ میکاہ۔ حباکوک۔ انبیا جو بابلیوں کی اسیری کے ماقبل ہوگئے تھے اور حزقیئیل و دانیل جو اس زمانہ میں تھے حاجی اور ذکریا اور ملاکی جو اُس کے بعد گذرے کسی نہ کسی طرح یہی ظاہر کرتے ہیں کہ خداوند اُن کا خدا پھر قوم اسرائیل کو اسیری سے رہائی دیگا اور وے اپنے شہروں کو بنائینگے اور بسینگے۔ وے اپنے انگور کے باغ لگائینگے اور اُن کے میوے کھائینگے۔ وے اپنی زمین کو آباد کرینگے اور پھر کبھی نکالے نہ جائینگے۔ پرانے عہد نامہ کے نوشتوں میں اس قسم کی بہتیری مثالیں پائی جاتی ہیں جو نیز نئے عہد نامہ سے مطابقت کرتے ہیں۔ ہم ایک مثال اپنے خداوند کا یروشلم پر ماتم کرنے کی نسبت پاتے ہیں جیسا کہ اُس نے اس شہر کی آنے والی بربادی کی بابت پیشنگوئی کی اور کہا میں تمسے کہتا ہوں کہ اب آگے کو تم مجھکو نہ دیکھوگے جب تک تم نہ کہو کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ اسطرح اُس نے خبر دی کہ ایک وقت آئیگا جب یہودی اس کو پھر دیکھینگے اور اس کا استقبال اپنے چھڑانے والے کی مانند کرینگے۔ دوسری مثال رومیوں کے خط میں ہے جہاں کہ پولوس رسول خدا کے سلوک کا حوالہ اسرائیلیوں کے ساتھ دیتا ہے کہ اسرائیل پر ایک طرح کا اندھا پن آپڑا ہے اور جبتک غیر قوموں کی بھرپوری نہ ہو یہہ رہیگا۔ اسیطرح تمام اسرائیلی بچ جائینگے اُن کے ثبوت میں یسعیاہ نبی کے کلام کا حوالہ دیتا ہے کہ چھوڑانیوالا صیحون سے نکلیگا اور بیدینی کو یعقوب سے دفع کریگا +

(۱۶) دو اور خصوصیات ہیں جنکو میں درگذر کرنا نہیں چاہتا ہوں ایک تو بائبل کی سادہ طرز گوناگوں معجزانہ واقعات کے بیان کرنے کا جو اس میں مرقوم ہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا ہر ایک کاتب خدا کے دنیاوی بندوبست و انتظام کا ایسا متیقن ہوگیا تھا کہ اس کی قوت کے کسی عجیب ظہور کو وہ ایک تعجب کی بات نہیں اور نہ مثل منکر کلام اللہ کے حجت کے بلکہ اس طور پر مانگتا تھا کہ وہ ایک ذریعہ ہے جسے وہ خاص خاص موقعوں پر اپنا اختیار ظاہر کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے تاکہ آدمی اُسکی مرضی کو پہچان کر ویسا ہی کرے اس لئے بائبل میں ہم معجزانہ واقعات کو تاریخی واقعات سے بالکل علیحدہ نہیں کرسکتے واقعات تاریخی مابعد الذکر سے اس قدر ملے جلے ہیں کہ ایکدوسرے سے جدا نہیں ہوسکتے پس اگر پہلا درست مانا جاوے تو دوسرے کو بھی قابل



اعتبار تسلیم کرنا پڑیگا تعجب کی بات ہی کہ زمانہ حال میں اس کا کم خیال نہیں کیا جاتا ہی +

(۱۷) سب سے آخری خاصیت بائبل کی اس کی یکساں طرز الہٰی اختیار کی ہی میرا یہہ مطلب نہیں ہی کہ فی الحقیقت ہر ایک کتاب کو یا کسی کل جز کا سوائے یوحنا کے مکاشفات کے کہ وہ خدا کے الہام سے لکھی گئی لیکن ان سبھوں میں ایسی صدا ہی جو اگر اس نوع پر لکھی نہ جاتی تو کاتبوں پر نقص عاید ہوتا شاید یہہ قابل لحاظ نہیں ہی کہ تاریخی واقعات ایسے طریقے سے بیان ہونے چاہئیں کہ جس سے داستان کی سچائی حجت کے قابل نہ رہے مگر بہت ہی لحاظ کے قابل ہی کہ تمام شرعیں جہاں کہیں وے لکھی گئیں اس طور پر مندرج ہونی چاہئیں کہ بالعوض غلط رائے ظاہر کرنے کے اس میں ایک ایسی فہم اور عقل پائی جاتی ہو غلطی کرنے کے ناقابل ہو۔ علاوہ اس کے جتنے خواص اور بیان خدا کے بارے میں یعنی اس کے وعدے احکام اور دہمکیاں سے ثابت ہونے چاہئیں کہ یا ان سے یہوواہ کے ارادے مرضی اور منشا ظاہر ہوتے ہیں۔ یہہ ایک خاصیت کل پرانے عہدنامے کے نوشتوں کی ہی اور ہمارے خداوند نے اُس کے مطابق اسکی نسبت کہا کہ ان میں یہودی قوم کی نسبت پہلا وسوسا ایمان لانے اور بے حیا فرمانبرداری کا موجود ہی الہٰی اختیار خطوط میں پوشیدہ طور پر ظاہر ہیں۔ ہاں لیکن سوائے عہدنامہ کے نوشتوں میں جگہہ جگہہ پائی جاتی ہی۔ اول کے چند خطوط میں جو خاص خاص کلیسیاؤں کو لکھی گئیں ہیں اور نوشتوں کا ایک بڑا جز ہی حیثیت کی ہمدردی اسے مجبور کرتی ہی کہ انسانی رغبت کی صدا ان لوگوں کے ساتھ جن سے وہ مخاطب ہی اور جن کو وہ چاہتا ہی رجوع لائیں استعمال کریں اور شاید ابتدائے مطالع میں الہٰی حکم کے برعکس معلوم ہوگا تاہم ہمیشہ ظاہر ہوگا کہ یہہ الہامی اختیار مصنف کی ہمدردی کے بیان میں پوشیدہ طور پر پایا جاتا ہی اور وہ یعنے پولوس ضعیف اور یسوع مسیح کا قیدی منت کرتا ہی اور خود کھونا نہیں اور نہ یہہ چاہتا ہی کہ دوسرے بھول جاویں مانند ایک رسول کے اُسے مسیح میں اور بھی زیادہ دلیر ہونا چاہئے نہ کہ وہ ان باتوں کو حکم کرے جو راست ہیں نیز وہ طریقہ جس میں وہ سفارش کرتا ہی اور حکم ہی دیتا ثابت کرتا ہی کہ وہ کس اختیار سے لکھتا ہی یہی بائبل کی تعریف ہی۔ جو کہ گویا ایک مجمع مذہبی نوشتوں سے ایک تاریخی ڈھانچے میں ساز و سامان سے بنی ہی اور مسیح کی عام کلیسیا سے مسلم ہو کر اٹھارہ سو برس میں مجلد ہوئی۔ وہ ایسی کتاب ہی جو اپنی عجیب نوعیت اور جدا جدا حصوں کے مکمل سازگاری سے خدا اور انسان کی لاثانی تصنیف ہے اور اس سے بھی زیادہ اپنی عجیب بے مثل تصویر یعنے تصویر خدا اکمل الانسان یعنے یسوع مسیح سے اور اپنی سکوت کی خاصیت سے جو عالم ارواح کے بارے میں ہی اور جس کے لوگ واقفکار ہونے میں زیادہ آرزومند ہیں۔ اور اپنی یکساں راست اور بتدریج اعلیٰ اخلاقی تعلیم سے اپنے متواتر آرزو اور لعنت سے آدمیوں کے ضمیر و عقل سے اپنے سادہ بیان اور نیک آدمیوں کے بڑے کام سے اپنی قوی نیکیوں کی سب تعریف یا اطراف سے اپنی آیندہ کی لاثانی قومی بہبودی اور بڑہتی کے وعدوں سے اور آخرکش اپنے سیدھے سادے معجزانہ وقفوں کے بیان کرنے سے اور اپنے الٰہی اختیار کی یکساں صدا سے مشہور و معروف ہی میں شاید چند امورات کا بیان فرو گذاشت کر گیا ہوں جنکی نسبت ہمارا خیال ہوگا کہ اُن کا بیان کرنا لازم ہوگا لیکن اس قدر نوشتوں کی مجلد کتاب کا عجیب خاصیت ثابت کرنے کے واسطے کافی ہی کہ کوئی کتاب اس کے مقابلے میں نہیں ہی اور وہ لاثانی یکتا کتاب ہی +

باقی آیندہ

واقعات اور رائیں

مُنیلہ

موضع منیلہ تحصیل روپڑ ضلع انبالہ میں ہی مورنڈہ سے آٹھ کوس کے فاصلہ پر ہی یہاں پر چند سال سے مورنڈہ مشن کے متعلق کام ہوتا ہی اور بہت سے لوگوں نے خداوند کے کلام کو قبول کیا ہی بلکہ لوگوں نے خاندانوں سمیت بپتسمہ پایا ہوا ہی اور ایک چھوٹی سی مسیحی جماعت اب یہاں عبادت کے لئے جمع ہوتی ہی۔ جس کو دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہی۔ لڑکے لڑکیاں خداوند کے بھجن گاتے اور مسیح کی حمد و ثنا کی آواز بلند کرتے ہیں۔ اور بڑے خوش نظر آتے ہیں۔ اس موقعہ پر خداوند یسوع مسیح کا قول یاد آتا ہی کہ جہاں خداوند نے فرمایا جبکہ سردار کاہنوں اور فقیہوں نے بچوں کی زبان سے خداوند کی تعریف سنکر اعتراض کیا تھا "کیا تمنے کبھی نہیں پڑہا کہ بچوں اور شیرخواروں کے منہہ سے تونے کامل تعریف کروائی" کئی ایک مسیحی گیت اور بھجن لڑکوں کے برزبان ہیں اور وہ انکو بخوبی گاتے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں دعا کے وقت سجدے میں سر جھکائے اور چپ چاپ عبادت الٰہی میں مشغول ہوتے ہوتے دیکھکر میرا دل نہایت خوش ہوتا ہی۔ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ خدا نے اپنا بڑا فضل ان لوگوں پر کیا ہی کہ ان لوگوں نے بغیر کسی لالچ دُنیاوی یا غرض نفسانی کے جس کے آثار فوراً نظر آجاتے ہیں مسیحی دین کو قبول کیا ہی اور اپنے ایمان میں مضبوط اقدام ہیں اور نہ صرف یہہ بلکہ کوشش کرتے رہتے ہیں کہ اُن کے دیگر رشتہ دار بھی اس نعمت عظمیٰ میں شریک ہوں۔ اور اُن کے ذریعہ سے اور گانوں میں بھی بہتوں نے مسیح کو قبول کر لیا ہی۔ اور قبول کرتے جاتے ہیں۔ کل ایک گانوں میں میں نے ایک خاندان کو بپتسمہ دیا جو یہاں سے قریب ۳ میل کے فاصلہ پر ہی اور آج ایک گانوں میں جاؤنگا جس میں کئی آدمی متلاشی ہیں اور بپتسمہ کے خواہاں ہیں۔ اس طرح سے ان دیہات میں خداوند کا کام ہوتا ہی یہہ غریب لوگ کسی کے نوکر نہیں ہیں اپنا کام محنت اور مزدوری کا اور بعض کاشتکاری کا کام کرتے اور گذارا کرتے ہیں آجکل بسبب قحط سالی کے ان کی حالت بہت تنگ رہتی ہی مگر تاہم خوش ہیں اور بہ نسبت دیگر اقوام کے جو اپنے کو اعلیٰ اور بہتر سمجھتے ہیں اور بت پرستی اور جہالت میں غرق رہتی ہیں اچھی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے حق میں خداوند یسوع مسیح کی یہہ بات کیسی ٹھیک اور درست معلوم ہوتی

نوٹ ۔ یہہ موضع ایک پرانے کھنڈر پر واقع ہی جو بڑا اونچا ہی اور تمام جگہ کے صلع پر سے دور سے نظر آتا ہی

ہے جو کہ اُس نے دعا میں کہی۔ کہ "اے باپ آسمان اور زمین کے خداوند میں تیری تعریف کرتا ہوں کہ تو نے اِن چیزوں کو داناؤں اور عقلمندوں سے چھپایا اور بچوں پر کھول دیا۔ ہاں اے باپ کہ یوں ہی تجھے پسند آیا"۔

اب میری عرض ہے کہ میرے مسیحی ناظرین اِن مسیحیوں کے لئے اور ان مسلمانوں کے لئے جو اِن دیہات میں ہیں دُعا کریں تاکہ خدا کا فضل زیادہ ان لوگوں پر نازل کیا جاوے اور بہت سی روحیں جو خدا کے سامنے بیش قیمت ہیں اِن لوگوں میں سے بچائی جاویں اور اِن دیہات میں خداوند کی کلیسیائیں جابجا قایم ہو جاویں اور اُس کا نام جلال پاوے ❖ نامہ نگار

پیارے اڈیٹر صاحب

کچھ عرصہ سے یہہ چرچا ہو رہا ہے کہ دیسی عیسائی بھائی کہ جنکو اپنے مُردہ رشتہ داروں کو صندوق میں دفن کرنے کے کافی وسایل میسر نہیں ہیں وہ دیسی طور پر اپنے مُردوں کو دفن کیا کریں چنانچہ اس بارہ میں کمیٹیاں بھی ہوئیں اور ہماری نہایت عزیز اور کلیسیا کی سچی خیرخواہ مس ٹکر صاحبہ مرحومہ ایک نہایت عمدہ نمونہ اس بارہ میں اپنے خاکی بدن کے کفن دفن کے بعد چھوڑ گئیں لیکن مجھے بہت ہی رنج ہوا جب میں نے حال مندرجہ ذیل سُنا اور مجھے اُمید ہے کہ دیسی کلیسیا کے سچے خیرخواہ اس میں ہمدردی فرماوینگے پادری مُرلیدار صاحب جو دس دن ہوئے کہ پرسبٹیرین کلیسیا سے تعلق رکھتے ہیں اپنی بیماری اور بیمار بیوی کو ملتان میں تبدیل ہوا کے لئے لیگئے وہاں کی مس صاحبان نے کمال ہمدردی اچھے ساتھ کی اور ہر طرح سے مدد کی لیکن خدا کو یہہ منظور تھا کہ پادری صاحب کی عزیز بیوی کو بلاوے اور پانچ چھوٹے چھوٹے بچے بھائی مُرلیدار صاحب کی نگہبانی میں سپرد کرے۔ اِس غم اور سخت رنج کی حالت میں پادری صاحب موصوف نے اپنا فرض ادا کرنے میں کوشش کمال کری یعنے چونکہ وہ غریب دیسی بھائیوں کو ہمیشہ یہہ نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے مردوں کو دیسی طور پر دفن کرنا چاہئے اب اُن کو خود نمونہ دکھانے کا موقع ملا اور اُنہوں نے اپنی عزیز بیوی کو نہایت ادب اور عزت کے ساتھ دیسی طور پر اچھا پارچہ کفن کا پہنا کر بلا صندوق قبر میں رکھا۔ ایک طرف تو بھائی موصوف کو بچوں کا غم دوسرا اپنی جدائی کا غم مگر بعض دیسی بھائی ملتان میں جو ہیں اُنہیں سے بعضوں نے سخت الفاظ پادری صاحب کی نسبت کہے اور اُن کو طرح طرح کے بدالفاظ سے شرمندہ کرنا چاہا اور کنجوس اور مُمسک وغیرہ کہا بلکہ عین قبر کے اوپر ٹھٹھا کرتے تھے۔ اڈیٹر صاحب اگر یہہ واقعہ سچ ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے کیا یہی ہمدردی مسیحی کا کام ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ بھائی جنہوں نے بھائی مُرلیدار جیسے نیک مسیحی کے دل کو ناحق دُکھایا ہے خصوصاً ایسی حالت میں جب وہ غم کے دریا میں ڈوب رہے تھے اپنے اس سخت قصور سے خدا سے معافی مانگیں گے اور خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اُنکی آنکھیں کھولے اور وہ خدا جو محبت ہے ان پر رحم کرے اور رحم کرنا سکھاوے۔ کیا بڑے بڑے امیر دیسی اپنے مُردوں کو صندوق میں گاڑتے ہیں؟ کیا مسیحی مذہب بے فائدہ فضول خرچی کو یا قرض لے کر صندوق بنانے کو جایز رکھتا ہے کیا مسیحی مذہب کی تاثیر یہہ نہیں ہے کہ ہر ایک امر کو خواہ دُنیاوی ہو یا روحانی مناسب اور واجب طور پر اور حسب حیثیت کرنے پر لوگوں کے دلوں کو مایل کرتا ہے۔ راقم ایک پنجابی مسیحی

ایک پہاڑی دغاباز کا دیانندی ہونا

اِس وقت ہماری میز پر "راجستان پترکا" جلد دوم نمبر ۳ مطبوعہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۲ کالم سوم ایک عجیب و غریب ڈھنگ سے نظر آ رہا ہے۔ اُس کی اصلی ناگری عبارت سے ہم اپنے ناظرین کے فایدہ و عوام الناس کی آگاہی کے لئے ترجمہ کرتے ہیں (دوسونا) "ہم ساتھ مسرت کے ظاہر کرتے ہیں کہ گذشتہ اتوار کی شام کو آریہ سماج بھون قیصر گنج اجمیر میں مسمی رام سنگہ ایک اور عیسائی کو جو تین ماہ سے کسی سبب سے عیسائی ہو گیا تھا۔ جو کہ ضلع گڈھوال کا باشندہ ہے۔ آریہ سماج نے پرایشچت کر کے شدہ کیا ہے حقیقت میں آریہ سماج کی یہہ کارروائی قابل تعریف ہے"۔

ناظرین ذرا بغور متوجہ ہوجئے اور اس ناہنجار کی دغابازی کا فوٹو ملاحظہ کیجئے۔ شخص مذکور کی حقیقت سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ یہہ مکار سال گذشتہ میں شہر بریلی میں آ کے ممبری ہوا تھا جب وہاں سوئیاں نہ بچھی گئیں اور نفسانی خواہشیں پوری نہ ہوئیں تب مشن میں آ کے متلاشی ہوا۔ ہمارے بھولے بھالے جل میتھوڈسٹ بھائی لوگوں نے اصطباغ دیدیا۔ اور اس سے قلی کا کام لینے لگے اور گنی رُوٹیں نپا شوربہ دینے لگے تب تو اس مردود نے یہہ دیکھا کہ میرا حیوانی نفس یہاں پر روتا ہے بہتر ہے کہ دیانندیوں میں چلوں چونکہ دیانندیوں میں نفسانی آدمیوں کے حلئے ہمیشہ دکھنی رہتی ہے۔ فوراً اس کو لے لیا اور ادھر اُدھر لغو باتیں اُڑانے لگے۔ اِس وقت ہم "راجستان پترکا" اجمیر سے پوچھتے ہیں کہ بُوا جی تمہاری ڈھائی دن کی تو پیدائش نہیں اور ابھی سے بھونکنے لگیں۔ ذرہ ہوش میں آئیے اور جھوٹ لکھنے سے دستبردار ہوجئے ورنہ آٹھ آٹھ آنسو بہاؤ گی۔ نامہ نگار

مسٹر کیو لو کی بیماری اور آپ کے بہنوئی صاحب کیلئے سبق

ہمارے ناظرین بالعموم مسٹر کیو او لو کو ما کے نام نامی سے واقف ہیں صاحب موصوف ایک دیندار اور خداپرست صاحب لیاقت تول وجہ کے جنرل ریزیڈنٹ جزیرہ ہوائی میں ہیں آپکی چھوٹی ہمشیرہ صاحبہ آپ سے ناراض ہو کے دی اسٹار تھیٹر آف ٹوکیو میں داخل ہو گئیں تھیں۔ بعد ازاں آپ کی شادی شوشی کھو شن سرکار پر وپرائیٹر "ایشیاٹک رویل تھیٹریکل کمپنی" بنگالہ کے ساتھ ہوئی۔ یہاں ہندوستان میں آ کے آپنے اپنی دُنیاداری کارروائی سے ہاتھ موڑا اور وقتاً فوقتاً برہمو چرچ اٹنڈ کرنے لگیں۔ اور اپنی سوتیلی بیٹی شری متی کماری دیوی سرکار زوجہ شری بابو جوگیندر ناتھ سیل وارد حال اجمیر ملک راجپوتانہ کے ساتھ ایسا سلوک کرنے لگیں جیسا کہ دیندار لیڈیاں کرتی ہیں۔ اِس ہفتہ کے تھیٹریکل پیپرس اس بات کا اظہار ساتھ افسوس کے ظاہر کر رہے ہیں کہ مسٹر کیو لو کی بیماری گویا تھیٹریکل ورلڈ میں ایک عجیب و غریب انقلاب پیدا کرنیوالی



معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہہ ہے۔ کہ مسٹر شوبنی بھوشن سرکار اپنی کمپنی موسومہ "ایشیاٹک رویل تھیٹریکل کمپنی" نیلام کرکے درویشی اختیار کرنا چاہتے ہیں یہہ عمدہ سبق بابو صاحب موصوف کو آپکے بہنوئی صاحب کی بیماری سے حاصل ہوا ہے لیکن ہم بابو صاحب موصوف کو یہاں پر خبردار کرتے ہیں کہ حضرت اللہ میاں کچھ جنگل میں نہیں ہے زندگی کا مالک ہر جا حاضر و ناظر ہے اسکی بندگی میں کیجئے اور آبحیات حاصل کیجئے۔ دور کیوں جاتے ہو اپنے دلدادہ صاحب کا نئی زندگی حاصل کرنیکا حال بلا تعصب دیکھئے اور پوری کیفیت پا لیجئے

نامہ نگار

مسئلہ تناسخ پر بحث
اور دیانندی کی مٹی خراب

مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۹۶ء بوقت شب کے آٹھ بجے نامہ نگار نورافشاں کے آفس میں مسٹر جی بیکٹ پریچر آف بہادر مشن و پنڈت چرنجی لعل صاحب کمیشن ایجنٹ اور سری گیٹ اجمیری و پنڈت راجارام صاحب دیانندی کے خوب دلچسپ بحث ہوئی طرہ یہہ رہا کہ پنڈت چرنجی لال صاحب جوکہ سیور ہندو ہیں مسٹر بیکٹ کی جانب ہوکے مسئلہ تناسخ کے خلاف ایسے دلایل دیئے کہ بیچارے دیانندی خاموشی کے عالم میں ٹھنڈے پڑکے رہگئے۔ یہاں پر ہم دوستانہ طور سے اپنی ڈھائی دن والی پترکا راجستان سے پوچھتے ہیں کہ اگر اخبار نویسی کا دم بھرتی ہو تو کل شب کے مباحثہ کا حال درج اخبار کیجئے۔ ورنہ بغاوت سے منہہ موڑیئے اور خداوند عیسیٰ کے پاس آکے آبحیات حاصل کیجئے + نامہ نگار

خوشخبری

ہمارے اُن ہندوستانی مسیحی بزرگان اور فخر قوم برادران کی خدمت میں (جو غیر ممالک کے مسیحی دین داروں کی سوانح عمریاں دینی سرگرمیاں اُن کی دینداری ایمانداری پرہیزگاری اُن میں انسانی خیالات کی بھرپوری روحانی کاوشات کی معموری پڑھ پڑھکر خدا کا شکر کرتے تھے اور اپنے دیسی بھائیوں کی کمزوریاں پر بہ نگاہ افسوس فکر کرتے تھے اور اُس قاضی الحاجات یعنے جوابِ دعا کی عرض کو بغور سُننا اور معطل نہیں کرتا بلکہ فوراً جواب دیتا ہے ذکر کرتے تھے کہ کاش ہمارے بھائیوں کے ایسے ہی پختہ ایمان ہوں بلکہ ان سے بڑھکر روحانی سامان ہوں ملک سے سرد مہری دور ہو شیر گرمی کا فور ہو بھائیوں میں دینی محبت اور روحانی سرگرمی بھرپور ہو اظہار جلال الٰہی میں کامل ماہر ہوں حقیقی نور فرزندوں کی طرح عامل ظاہر ہوں جب ایسے ہی معجزے ہمارے ملک میں ہوجاویں تو پھر ہمارے بھلے ہی دن نہ آجائیں ہمارا ملک بھی آزاد ہو کونین میں آباد ہو خدا بھی ہمسے شاد ہو اب سے یہہ اطلاع ہے جو مژدہ جاں فزا ہے کہ خدا کے فضل سے ہمارے بھلے دن آئے اور جواب باصواب پائے نہ فقط اُس نے آواز کو سنا پر بخشا بھی گیا اب تو ہند کے بعض اطراف سے خداوند کے آزاد خادم اُٹھتے ہیں اور اپنے پیروں پیروں چلکر مسیح کے نقش قدم پر چلتے ہیں چنانچہ یہہ اور تازہ بیان ہے جو بہتوں پر عیاں ہے کہ بھائی سی جی شاہ فی الحال ساکن کالکا بطرز پادری احسان اللہ آزادانہ خدا کا کام کرتے ہیں دُنیاوی مصائبات کو اپنا انعام سمجھتے ہیں پر نہ معلوم اُنھوں نے کونسا کھیت اپنے کام کے لئے جوڑا ہے۔ آیا باہر کے کھیت کو اُجاڑا اور جماعت کے کھیت کو توڑا ہے بہر حال پہلے جماعت میں کام کرنا ضرور ہے جس کا فائدہ وفور ہے بقول شخصے اول خویش بعدہ درویش اب جدھر نظر دوڑاؤ پکے کھیت نظر آتے ہیں جو مزدوروں کی کمی کے باعث برباد ہوئے جاتے ہیں +

پس اب ہم سبھوں پر یہی فرض ہے +
خدا باپ کی بھی یہی غرض ہے +
کہ کھیتوں کے مالک کی منت کرو +
کہ مزدور بھیجے بغرض درو +
جو روح سے بھرے ہوں وہ باندھے کمر +
کریں کام دل کھول شام و سحر +
نہ ہووے گرفتار کسی بات پر +
چلیں سیدھے وہ اپنی ہی گھات پر +
نکرنا کبھی بھول پیچھے نظر +
رکھو ہل پہ تم ہاتھ اپنا اگر +
نہیں اُن کو لازم ہے فکر پگاہ +
جو فرمایا خود نکالیگا راہ +
چلو ہو مُسلح سوئے رزم گاہ +
اُٹھا مارو ابلیس کو بر ملا + +

سلطان احمد

لایل پور میں ریڈنگ روم
اور اُسکی التماس

ناظرین لایل پور شہر علاقہ بار میں فی الحال امریکن مشن یو پی کیطرف سے ایک ریڈنگ روم کھُلنے لگا ہے جسمیں دینی رسالے اور اخبارات۔ اعلیٰ درجے کی کتب بھی رکھی جاینگی تاکہ پبلک کو فائدہ پہنچے اور خداوند یسوع مسیح کا جلال ظاہر ہو۔ ہر خاص و عوام کو اگر پڑھنے اور اخبارات وغیرہ کا فائدہ اُٹھانے کی اجازت ہوگی اِس لئے اب ناظرین باتمکین اخبار نورافشاں کو اس کی التماس کی طرف متوجہ کراتا ہوں کہ برائے مہربانی مؤلف۔ مصنف۔ دینی سوسائٹیاں۔ اخباروں کے مینجر۔ پریسوں کے مالک۔ کمیٹیوں جلسوں کے سکرٹری صاحبان اپنی اپنی کتابوں۔ اخباروں۔ رسالوں۔ رپورٹوں سے اس کو یاد فرمایا کریں تو خداوند کی طاقت سے اور ملک کے ہمدرد بھائیوں کی نوازش سے یہہ ریڈنگ روم جلال و شکرگذاری ظاہر کرتا ہوا خداوند یسوع مسیح منجی کا عمدہ کارکن اِس علاقہ بار میں ہووے گا۔ اور بہت سے تاریکی کے فرزندوں اور گمراہ شدوں کو بچانیوالے مسیح کے پاس لاکر ہمیشہ کی راحت کا وارث بناویگا +

جو جو صاحب اپنی فیاضی سے اس کو کچھ مرحمت فرماویں تو راقم کے نام ہی روانہ کریں + راقم برکت علی شرف از لایل پور

نوٹ ہم اُمید کرتے ہیں کہ جلد لایل پور شہر کی بنیادی بابت ناظرین کی خدمت میں کچھ پیش کرینگے

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

۲۴ کو بمبئی میں ۹۰ وارداتیں اور ۷۵ فوتیں ہوئیں۔ کراچی میں ۲۶ وارداتیں ۲۳ فوتیاں +

لنڈن جنوری ۲۱ - اخبار سٹینڈرڈ کا وائنہ کا کارسپانڈنٹ بیان کرتا ہے کہ تمام طاقتوں نے اطالیہ کی دعوت کو وبا کے معاملہ میں گفتگو کرنے کے لئے منظور فرمائی ہے +

کراچی - جنوری ۲۱ - کل کے روز اس جگہہ ۳۳ واردات اور ۱۳ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے +

آگرہ جنوری ۲۱ - جمعرات کے روز آگرہ میں سخت بارش کے ساتھ دو دفعہ سخت ژالہ باری ہوئی +

لکھنؤ ۲۱ جنوری - ۲۳ انچ بارش کل رات ہوئی اور آج بھی بارش شروع ہے - آسمان کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ اور بارش ہوگی - بارش کے ہمراہ گرج اور بجلی تھی

لنڈن جنوری ۲۲ مسٹر بیلفور نے ہوس آف کامنس میں مسٹر میکلین کے سوال کے جواب میں کہا کہ جب تک قحط اور وبا کے نقصانات نہ معلوم ہو جاویں پبلک روپیہ کا سرکاری خزانے کی امداد کے لئے عطیہ دینا قبل از وقت ہوگا اور ایسے عمل کی کبھی کوئی نظیر نہیں ہوئی +

لنڈن جنوری ۲۲ - برلن میں ایک مراسلہ بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ زنجبار کا سلطان سخت بیمار ہے +

بمبئی جنوری ۲۳ - کل کے روز اس جگہہ ۵۴ واردات اور ۹۲ اموات کی رپورٹ کی گئی ہے +

کانپور جنوری ۲۲ - کل متواتر بارش ہوتی رہی کبھی کبھی زور سے - ۱۰ بجے رات کو ختم ہوئی - اس سے کچھہ پیشتر سخت ہوا تھی - ابھی بادل جھوم رہے ہیں +

لنڈن جنوری ۲۲ - انٹاوہ ملک کنیڈا میں قحط ہند کے لئے امدادی چندہ کھولا گیا +

لنڈن جنوری ۲۲ - الجیریہ کے گورنر نے اشتہار دیا ہے کہ وہاں سے حاجی مکہ کو نہ جانے پاوینگے جب تک وبا ہندوستان کی بند ہووے +

لنڈن جنوری ۲۳ - لارڈ میئر نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک لاکھ پونڈ چندہ قحط دفعتاً کلکتہ روانہ کیا جاوے اور وہ کلونیل گورنران اور میئران کے پاس اپیل کرنے والے ہیں کہ چندہ کھولیں +

بمبئی جنوری ۲۳ - کل ۸۸ واردات اور ۷۰ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے +

آگرہ جنوری ۲۳ - آگرہ فورٹ ریلوے سٹیشن میں ایک تازہ واردات وبا سے معلوم ہوئی ہے +

لنڈن ۲۴ جنوری - ہندوستانی قحط کا امدادی چندہ بدھ کے روز شہر گلاسگو میں کھولا گیا اور بیس ہزار پونڈ اب تک جمع ہو چکا ہے +

لنڈن جنوری ۲۴ - فرنچ گورنمنٹ نے فرنچ افریقہ سے حاجیوں کو جانے سے بند کر دیا ہے +

ترکی روم نے برٹش سے درخواست کی ہے کہ عدن میں کوارنٹین کا عمل شروع کرے +

بمبئی جنوری ۲۵ - ٹائمس آف انڈیا لکھتا ہے کہ اگرچہ میونسپل کی سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وبا سے کل ۲۵۹۶ اموات ہوئی ہیں - مگر درحقیقت اس کا شمار ۵۰۳۰ ہے +

لنڈن جنوری ۲۵ انڈین فیمن فنڈ ایک لاکھ چالیس ہزار پونڈ تک پہنچ گیا ہے +

کلکتہ میں چندہ قحط ...... تک پہنچی ایک کمپنی جہاز نے ۳۰ ہزار ایک کمپنی تجارت ۲۰ ہزار دیا +

کہتے ہیں ہند میں تمام گورہ فوج تیار ہے کہ امداد قحط زدگان کے لئے ایک روز کی تنخواہ دیدے +

رنوڈیرو (شکارپور) کے تحصیلدار کے قتل کے ملزم بری ہو گئے +

پنجشنبہ کے روز سندھ سے جو غلہ پنجاب کی طرف آیا ۸۰۴۰۲ من وزنی تھا +

آگرہ میں ایک عورت پکڑی گئی جو مردہ لڑکوں کا گوشت کھاتی ہوئی دیکھی گئی ہے +

کلکتہ میں حرارت بہت چڑھا اوپر ہو کئی دیوالے بول گئے - دہلی سے بھی دیوالوں کی خبر آئی ہے +

مینچسٹر سٹی کونسل کے مسٹر الڈرمین [illegible] ایوکو مرے اور تمام جائداد خیرات میں وقف کر دی +

نیوکیسلٹن میں نماز گرجہ کے وقت ۱۳ آدمی بیہوش ہو گئے اس لئے کہ آتشدان میں رات بھر کوئلہ جلتا تھا

مصری سررشتہ اوقات کا بجٹ شایع ہوا [illegible] پونڈ آمد [illegible] پونڈ خرچ ۱۲۷۷۰ پونڈ بچت +

سپین میں دو اخبار بند کئے گئے اس لئے کہ کیوبا میں اپنی فوجوں کی نسبت سخت بدنامی کے مضامین لکھے +

پوسٹ ماسٹر جنرل لنڈن نے حکم دیا جو ملازم ۱۸۹۵ء کے بعد ۶۰ سالہ عمر میں ریٹائر ہوگا اُس کو پنشن دی جائیگی +

اب تک ۶۰ سالہ عمر پر پنشن کا حق اُنہیں کو تھا جن کی تنخواہ ۳۵۰ پونڈ یا اس سے زیادہ تھی اب سب کو ہوگا +

مصری عدالت میں ۳ ایورپین اضافہ ہوئے جن میں دو انگریز ہیں اب دس ایورپین جج ہونگے اور ۱۰ اہلی مصری ہونگے +

حکم ہوا فیروزپور بھٹنڈا کی شاخ بجائے تنگ کے چوڑی پٹری کیجائے کہ جنوبی پنجاب ریلوے قریب الاختتام ہے +



مضامین مفید المبتدئین

عزیز بچو

تم میں سے کتنے ہیں جنہوں نے نئے سال کے پہلے دن یہہ ارادہ کیا تھا کہ اس سال پچھلے برس کی نسبت ہم بہت اچھے کام کریں گے۔ اور یہہ کتنوں نے کہا تھا کہ خدا نے مجھے ایک خوبصورت نئی ۳۶۵ صفحہ کی صاف اور سفید کتاب عنایت کی ہے۔ اور کہ میں کوشش کرونگا کہ اِس میں صرف نیک کام ہی سُنہری حروف سے لکھے جائیں +

میرے عزیز بچو کیا تمہارا اس سال کا پہلا مہینہ اُسی وعدہ کے مطابق گذرا ہو۔ مجھے ڈر ہے کہ تم میں سے کئی ایک اپنے مُنہہ چھپاتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے کئی دفعہ نافرمانی کی۔ تم یہہ بھی کہتے ہو میں اُس بُرائی پر ہمیشہ کس طرح غالب آسکتا ہوں جو میرے دل میں آکر مجھے تمام اچھے خیال بھلا دیتی۔ اور مجھکو غصہ والا۔ خودغرض اور نامہربان بنا دیتی ہے مہربانی کر کے کوشش کرنا چھوڑ نہیں دو بلکہ کرتے رہو اور خدا سے اُس کے لئے مدد مانگنا بھول نہیں جاؤ۔ پیارے بچو اچھے کام کا ارادہ کرتے ہی بہت دیر نہیں لگا دینی چاہئے کیونکہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ تم نہیں دیکھتے کہ نئے سال کے شروع سے ابتک خدا نے ہمارے کتنے عزیزوں کو بُلا لیا ہے روز یہی خیال سامنے رکھو کہ ابھی مسیح آویگا +

میں تمہیں ایک سوال بتاتی ہوں اسے تم موٹے حرفوں میں لکھکر اپنے کمرے میں لٹکا لو۔ مسیح اِس میں کیا کرتا۔ اپنے ہر ایک کام میں اس پر نظر ڈالکر دل میں یہہ خیال کرو کہ یہی کام اگر مسیح کو کرنا پڑتا تو وہ اس میں کیا کرتا۔ اور ہمیں بھی ویسی کرنا چاہئے جو وہ کرے +

گذشتہ سال کے آخری دن ایک سکول کی لڑکیاں سب ملکر اپنے گناہوں کا خیال کر کے ایک دوسرے سے معافی مانگنے لگیں تاکہ نیا سال شروع کرنے میں ایک دوسرے کی آپس میں عداوت نہ رہے۔ چھوٹی لڑکیاں ایک دوسرے کے بعد اُٹھیں اور آپس میں معافی مانگ کر ایسی سرگرمی سے دعا مانگی کہ خدا یقیناً اُن کے سب گناہ معاف کر دیگا اور اُنہیں محبت کرنے والے اور نرم دل عطا کریگا تاکہ وہ اپنے تمام کاموں سے مسیح کو خوش کر سکیں۔ جب وہ کمرے سے چلی گئیں تو بڑی لڑکیاں خدا کی عنایات یاد کر کے اپنے گذشتہ سال کے گناہوں کی بابت گفتگو کرنے لگیں۔ اور اُنہوں نے بھی اُٹھکر اپنے قصوروں کی معافی مانگی۔ اُن میں سے بعض کو اپنے گناہوں کا اقرار کرنا مشکل معلوم ہوا۔ یہہ وہاں سخت غمگین بیٹھی تھیں تاہم گناہوں کا اقرار کرنا نہیں چاہتی تھیں۔ باقیوں نے اُن کے لئے دعا بھی کی پھر بھی وہ ویسی ہی بیٹھی رہیں۔ آخرکار بارہ بجنے میں ۲۰ منٹ باقی رہ گئے۔ اُستانی جی نے گھڑی پر دیکھکر کہا پُرانے سال میں سے صرف ۲۰ منٹ باقی رہ گئے ہیں جنہیں تم نے خدا سے اپنا حساب ٹھیک کرنا ہے بعض تو یہہ سُنکر جوش میں آئیں فوراً اُٹھکر روتے ہوئے اپنے دل خدا کے سامنے کھولدئے۔ تین سنگدل باقی رہ گئیں ایک دفعہ اور سنا دیا گیا کہ پندرہ منٹ باقی ہیں۔ دو اُٹھیں اور کہا ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتی ہیں مہربانی سے ہمیں معاف کرو۔ جوں جوں پُرانا سال گذرنے کے قریب آتا جاتا تھا دس منٹ۔ نو منٹ آٹھ منٹ آہستہ آہستہ سُنا دیا جاتا تھا۔ کمرے میں سناٹے کا عالم تھا سب کے لب بند اور افسوس کر رہے تھے۔ آخرکار ایک جس کے لئے ہم دعا کر رہی تھیں اُٹھی چلا چلا کر چیخیں مارتی اور اُستانی جی کے پاس گر پڑی اور ڈر سے گھبرائی ہوئی کہتی تھی مہربانی سے مجھے معاف کرو جلدی بہت جلدی کیجئے کہیں گھڑی نہ بول جائے۔ اُسے سب نے معافی دی جب گھڑی نے بارہ بجا دئے اور نیا سال معہ ہر قسم کے اچھے موقعوں کے شروع ہوگیا تو لڑکیوں کی دعا کی آوازیں خدا تک جا پہنچیں سب نے خداوند کا شکریہ ادا کیا اور گیت گاتے ہوئے خدا کی تعریف کی۔ یہہ رات اُن لڑکیوں کو ہمیشہ تک یاد رہیگی۔ اُن میں سے بہت خدا کے نزدیک رہنے کی کوشش کر رہی ہیں + تمہارا کیا حال ہے اپنی خبر لو +

وہ آتا ہے

ایک عمر رسیدہ میم صاحبہ نے جنکا گذر مصیبتوں کے سمندر میں سے ہوا تھا دیکھا کہ بہت خوفناک لہریں اُنہیں کھینچ لینے کو ڈراتی ہیں۔ لیکن ایسا ہو نہیں سکتا تھا +

کسی دوست نے اُن سے پوچھا "کہ یہہ بھید مجھپر نہیں کُھلتا کہ آپ ایسی تکلیف کیونکر برداشت کر سکتی ہیں مجھکو یقین ہے میں اُس کا دسواں حصہ بھی نہیں سہہ سکتا" +

میم صاحبہ نے کہا میں نے ایک اخبار میں پڑھا ہے ایک چھوٹی لڑکی کسی خوفناک گہراؤ کے نزدیک کھیلتی تھی کہ دفعتہً اُسکا پاؤں پھسل گیا۔ اُس نے جلد ناامیدی سے اونچی اونچی جنگلی گھاس کو جہانتک اُس کا ہاتھ پہنچ سکتا تھا پکڑا اور ہوا میں لٹکنے لگی۔ وہ لمحے اُس کو بڑے ہی دراز معلوم دیتے اتنے میں ایک دلاسے اور محبت کی آواز آئی "میں آتا ہوں اوپر دیکھتی رہو" خیر اُس نے ایسا ہی کیا اور نیچے نگاہ نہ کی لیکن اُسی گھاس کو پکڑے رہی۔ یہہ آواز نزدیک آتی معلوم دی اور وہ یہی تھی کہ "میں آتا ہوں اوپر دیکھتی رہو" اور کیا دیکھتی ہے کہ دفعتہً اُس کو محبت کے بازوؤں نے اُٹھا لیا۔ اُس نے اپنی دُکھتی آنکھیں باپ کی آغوش میں بند کرلیں +

سو میں بھی ایسا ہی اپنے آسمانی باپ پر بھروسہ رکھتی ہوں۔ بعض اوقات ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں بھی ہوا میں لٹک رہی ہوں اور نیچے خوفناک گڑھا ہے لیکن میں مضبوطی سے ایک قوی بازو کو پکڑ رہی ہوں۔ اور اوپر نظر رکھتی ہوں اور یقین

جانتی ہوں کہ میرا باپ مجھکو بچائیگا +

اِس گفتگو کے بعد۔ کئی دن کئی ہفتے۔ کئی مہینے۔ بلکہ یہانتک کہ ایک سال بھی گذر گیا۔ اور آخر کار میم صاحبہ کی زندگی کے دن کے غروب ہونیکا وقت آگیا۔ وہ اپنے نرم بستر پر خاموش لیٹی تھیں۔ اور اُنہیں ایک یا دو دن تک بولنے کی طاقت بھی نہ رہی تھی پر جلد قوت پا کے عین مسرت سے کہنے لگیں کہ میں ابھی تک اوپر دیکھتی رہی ہوں اور وہ نزدیک ہوتے ہوتے آگیا۔ یہہ کہکر اپنے ہاتھ اوپر اُٹھائے۔ گویا کسی سے ملاقات کرتی ہیں۔ اور پھر بانہیں نیچے کو ڈالدیں۔ غمزدہ دوستوں نے دیکھکر کہا کہ "وہ مر گئیں" لیکن اُن میں سے ایک اشک آلودہ چہرہ اُٹھاکر بولا "نہیں مریں نہیں" مگر خدا کے بازوؤں نے اُن کو اُٹھالیا۔ اور اب باپ کی آغوش میں سوتی ہیں" +

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ اوّل۔

ے ساتھ بتلاتا ہوں۔ خواہ برہمنوں کے وید اور دشنو اور شیو لوگوں کے پران اور خواہ پارسیوں کی ژند وستا اور چین کے کنفیوشس کی کتابیں اور بدھ کی تین پٹاری اور خواہ محمدیوں کا قرآن ہو مجھے تو ان کے تمام و کمال مطالعہ سے یہی معلوم ہوا کہ اعمال سے نجات کو مانتے ہیں۔ سب یہی کہتے ہیں کہ نجات خرید کیجا سکتی ہو اور ہمارے اعمال درحقیقت اسکی قیمت ہیں ہمارے مذہب کا دوسرے مذاہب سے بڑا فرق یہاں نظر آتا ہو ہماری مقدس کتاب شروع سے آخر تک اِس تعلیم کے برخلاف ہو بائبل نیک کام کرنے کی بڑے زور سے تعلیم دیتی ہو لیکن یہہ نیک کام بطور شکرگذاری اور ایمان کے پھل ظاہر کرنے کے ہیں خداوند یسوع مسیح کے سچے شاگرد کی نجات کی قیمت نہیں ہیں +

پایونیر ایک عجیب روایت لکھتا ہو کہ کچھ عرصہ گذرا ایک پلہ دار کا لڑکا اجمیر کے اسٹیشن پر اپنے والدین سے ناراض ہوا اور گھر سے چھپکر بھاگنے کی فکر کی اور ارادہ کیا کہ جھانسی میں اپنے عزیز کے یہاں پہنچے روپیہ نہیں تھا کہ ریل پر جاتا عجب ترکیب کی کہ ریلوے گاڑی کے نیچے جس جگہہ ۱۰ انچہ کا ایک گڑہ پہیوں کے قریب لگا رہتا ہو اُس پر اُس نے سر رکھا اور اپنی دونوں ٹانگیں پہیہ کی کمانی کے قریب جو سیخ لگی رہتی ہیں اُن میں رکھی اور اس ترکیب سے اُس نے ۲۰۲ میل سفر کیا۔ آگرہ میں اتفاق سے گاڑی کا امتحان کرتے وقت ایک لوہار نے دیکھا کہ انسان کا ہاتھ پہیہ کے قریب ہو۔ سمجھا کہ شاید کوئی انسان کچل گیا۔ غل مچا اسٹیشن کے لوگ دوڑے آئے معلوم ہوا کہ ایک لڑکا پلیٹ پر سر رکھے پڑا ہوا ہو نکالا گیا۔ سردی اور بھوک سے بالکل بے ہوش ہوگیا تھا۔ کھانا وغیرہ دیا گیا۔ ایک روز کے بعد ہوش و حواس میں آیا اور لڑکے نے اپنی سرگذشت بیان کی کہ کیونکر اُس کے والدین نے اُس سے بدسلوکی کی اور وہ گھر سے بھاگ کر اپنے کسی عزیز کے یہاں جھانسی جارہا تھا اور اُس نے راستہ میں ایک گاڑی سے دوسری گاڑی بدلی اور ۲۰۲ میل پہیہ کے اندر بیٹھکر سفر کیا عجیب چالاک لڑکا ہو اس وقت پولیس کے ہاتھوں میں ہو جو اجمیر میں اُس کو اُس کے والدین کے پاس پہنچانے کی غرض سے لئے جاتے ہیں +

عارضہ پلیگ بمبئی میں

بمبئی میں تخمیناً ۸ لاکھ آدمی کی آبادی ہو۔ شروع اگست سے یہہ عارضہ بمبئی میں پھیلا ہو۔ ساڑھے پانچ مہینے کے عرصہ میں تخمیناً چار لاکھ آدمی اپنا اپنا کام چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اور ہر روز چلے جاتے ہیں بمبئی سے احمدآباد تک ہر روز چار ٹرینیں جاتی تھیں اب سات روانہ ہوتی ہیں۔ اور صرف ایسے مسافر واپس آتے ہیں۔ جی آئی پی ریلوے (جو بمبئی اور جبلپور کے بیچ میں سفر کرتی ہو) اور جہازوں سے بھی سیکڑوں لوگ روزانہ جاتے ہیں جن بازاروں میں شبانہ روز تجارت گرم رہتی تھی اب سنسان ہوگئے ہیں۔ گلی کوچوں میں تو کوئی آدمی دکھائی نہیں دیتا۔ البتہ شاہراہوں پر تھوڑے سے آدمی چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ مگر ۹ بجے کے بعد تو شاہراہوں پر بھی عام خاموشی کا سناٹا ہو جاتا ہو۔ سودے والوں کی پکار بند ہو گاڑیوں کی گھڑگھڑاہٹ موقوف ہو۔ ہر متنفس کے چہرہ پر مایوسی اور اداسی چھائی ہوئی ہو۔ گرانٹ روڈ پر بڑی مشکل سے معمولی خوردنی چیزیں بہم پہنچتی ہیں چونکہ صرف دو دو دوکانیں کھلی ہیں۔ جو چیزیں ملتی ہیں گران اور خراب۔ افواہ ہو کہ یہہ دونوں دوکانیں بھی عنقریب بند ہونیوالی ہیں۔ پارسیوں ہر قسم کے کارخانے اور بہت سی کپڑے کی ملیں مزدوروں کی قلت کے سبب بند ہوگئی ہیں اور مالک بھی چلے گئے ہیں۔ شہنیر ہوٹل بڑا مشہور اور معتبر ہوٹل ہو پرسوں صاحب لوگوں کیعین ناشتہ کے وقت بند ہونے کو تھا مگر سمجھا بوجھا کر اُسے کہلا رکھوایا۔ غالباً آج بند ہو گیا ہوگا۔ ٹرام کمپنی کے کانڈکٹروں اور ٹکٹ کلکٹروں نے منیجر کمپنی کو نوٹس دی ہو کہ ۳۰ جنوری تک بند ہونیکی خبر ہو بمبئی میں چوریاں کثرت سے ہوتی ہیں۔ بہت سے ڈاکٹر بھی چلے گئے ہیں۔ مگر مسٹر جی جی بھائی میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ہینسر صاحب نے ہفتہ گذشتہ میں اِسی عارضہ سے انتقال کیا۔ سب تدبیریں بے سود ہوتی ہیں۔ ہفتہ کی اوسط اموات ۸۰۰ اسومیں اور ہر روز ۱۵۰ آدمی اِس عارضہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بخار آتا ہو۔ گرہ نکلتی ہو اور سرسام ہو جاتا ہو اور ہفتہ کے اندر مریض مر جاتا ہو۔ بمبئی لوگوں سے

